دل کی بات　　　مدیر

''کیا دوانے نے موت پائی ہے''

(شہید سید محمد ذوالکفل بخاری رحمتہ اللہ علیہ)

میرے چھوٹے بھائی سید محمد ذوالکفل بخاری 26/ ذوالقعدہ 1430ء مطابق 15/ نومبر 2009ء بروز اتوار دوپہر ایک بجے مکہ مکرمہ میں ٹریفک حادثے میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں اور بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ 10/ دسمبر 1969ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ والدِ ماجد مدظلہ نے بڑی چاہت اور محبت سے اُن کا نام اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے نام پر رکھا۔ ذوالکفل کا لغوی معنیٰ ''دانا، عقل مند'' ہے۔ وہ ہم بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ لیکن اپنے نام کی مناسبت سے اسم بامسمّٰی تھے۔ بچپن سے ہی غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک اور دانائی کی باتیں کرتے تھے۔ گھر کے دینی ماحول نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ نواسۂ امیرِ شریعت ہونے کی نسبت سے انھیں والدہ ماجدہ، اپنے بڑے ماموں حضرت مولانا سید ابوذر بخاری اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہم اللہ کی علمی و روحانی صحبتیں گھر میں ہی نصیب ہوئیں۔

اپنا تعلیمی سفر مکمل کیا تو کالج میں انگریزی کے استاد مقرر ہو گئے۔ دوستوں کی فرمائش پر ایم اے انگلش کے بعد ایم اے اردو کیا۔ بی ایڈ اور ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ''نمل یونیورسٹی'' اسلام آباد سے انگلش لینگویج ڈپلوما اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ''ٹیفل'' کی ڈگری حاصل کی۔ ادب، تاریخ، فلسفہ اور سیرتِ طیبہ اُن کے پسندیدہ موضوعات تھے۔ اس پر انھوں نے خوب مطالعہ کیا۔ سیرتِ طیبہ مستقل اُن کے مطالعے میں رہتی۔ وہ محقق، مترجم، شاعر، دانشور، نقاد، کالم نگار، لغت نویس سبھی کچھ تھے۔ 1988ء میں اُن کی عمر 18 برس تھی، جب ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کا اجراء ہوا۔ وہ تب سے ادارہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے ساتھ منسلک تھے اور کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے۔ لکھنا تو انھوں نے بچپن سے ہی شروع کر دیا تھا۔ وہ اپنی گفتگو اور تحریر سے ہمیشہ اپنے دوستوں اور ہم عصروں میں ممتاز رہے اور بزرگوں کی توجہات کا مرکز و محور بنے رہے۔

2002ء میں اپنے کالج سے چھٹی لے کر سعودی عرب چلے گئے اور گزشتہ آٹھ برس سے تبوک کے شہر اُملج میں عربی بچوں کو انگریزی پڑھا رہے تھے۔ چھ ماہ قبل اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں بطور انگریزی استاد اُن کی تقرری ہوئی اور اُن کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی کہ ''اللہ تعالیٰ حرم کی رفاقت نصیب فرما دیں۔'' وہ دوستوں سے کہتے تھے کہ ''اب میں اطمینان کی زندگی گزاروں گا۔'' کسے خبر تھی کہ اللہ تعالیٰ انھیں دائمی اطمینان کی نعمت سے سرفراز فرما دیں گے۔

15/ نومبر کی شام اُن کی شہادت کی خبر بوڑھے والدین، بھائی بہنوں اور خاندان کے تمام افراد پر بجلی بن کر گری۔ ذوالکفل کے بچپن، لڑکپن اور جوانی کے حسین مناظر ایک لمحے میں نظروں کے سامنے سے گزر گئے۔ یہ شعر وہ خود سنایا کرتے تھے:۔